رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۴ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۷ فروری ۱۹۳۷ء | نمبر ۳۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ - فروری - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو درد نقرس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت آرام ہے ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد بدستور ہے آج بطور علاج آپ کو مسہل دیا گیا ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

آج چاروں ممبرانِ کمیشن نے نظارت دعوۃ و تبلیغ جامعہ احمدیہ ۔ اور دفتر الفضل کا معائنہ کیا ۔ اور لاہور کے اصحاب شام کی گاڑی سے واپس تشریف لے گئے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مخلوق کے ظاہر اور باطن پر خدا تعالیٰ کے عجیب تصرفات

"اے دوستو ۔ اے پیارو ۔ خدا کی جناب بڑی قدرتوں والی جناب ہے دُعا کے وقت اُس سے نومید مت ہو ۔ کیونکہ اُس ذات میں بے انتہاء قدرتیں ہیں ۔ اور مخلوق کے ظاہر اور باطن پر اس کے عجیب تصرف ہیں ۔ سو تم نہ منافقوں کی طرح ۔ بلکہ سچے دل سے دعائیں کرو کیا تم سمجھتے ہو ۔ کہ بادشاہوں کے دل خدا کے تصرف سے باہر ہیں ؟ نہیں ۔ بلکہ ہر ایک امر اس کے ارادہ کے تابع ۔ اور اس کے ہاتھ کے نیچے ہے ۔ سو تم اگر وفادار ہو ۔ تو راتوں کو اُٹھ کر دُعائیں کرو ۔ اور صبح کو اُٹھ کر دُعائیں کرو ۔ اور جو لوگ اس بات کے مخالف ہوں ان کی پروا نہ کرو ۔ چاہیئے کہ ہر ایک بات تمہاری صدق اور صفائی سے ہو ۔ اور کسی بات میں نفاق کی آمیزش نہ ہو ۔ تقوے اور راستبازی اختیار کرو ۔ اور بھلائی کرنے والوں سے سچے دل سے بھلائی چاہو ۔ تا تمہیں خدا بدلہ دے ۔ کیونکہ انسان کو ہر ایک نیکی کے کام کا نیک بدلہ ملے گا" (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور کے خریداران الفضل کو ضروری اطلاع

لاہور کے لئے الفضل کی ایجنسی ۱۵ر فروری ۱۹۳۷ء سے بند کردی گئی ہے اور اب خریداروں کا تعلق براہ راست دفتر الفضل سے ہوگا۔ فی الحال سب خریداروں کے نام جو ایجنسی سے پرچہ خریدتے تھے پرچہ جاری رکھا گیا ہے۔ لیکن جن کی قیمت ایجنٹ کے حساب کے رو سے ختم ہوچکی ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ ۲۳ر فروری ۱۹۳۷ء تک قیمت دفتر میں بھیجدیں۔ ورنہ فروری کے آخری ہفتہ میں ان کے نام وی۔پی کئے جائیں گے۔ جو نہ وصول ہونے کی صورت میں اخبار بند کردیا جائے گا۔

اب آئندہ کے لئے الفضل کی قیمت براہ راست دفتر الفضل کو بھیجی جائے۔ جو رقم سوائے دفتر الفضل کے کسی اور کو دی جائے گی۔ اس کے لئے دفتر ذمہ وار نہ ہوگا سابق ایجنٹ کے گذشتہ بقائے انہیں ادا کئے جائیں۔ احباب کی سہولت کے پیش نظر لوکل تقسیم کا انتظام اب بھی کردیا گیا ہے۔ لیکن تقسیم کنندگان اخبار کی قیمت وصول کرنے کے مجاز نہ ہونگے

(منیجر)

لاہور کے خریداران الفضل کے لئے ضروری اطلاع

جن احباب کی طرف الفضل کا بقایا ہے۔ یا جن کا زرچندہ ختم ہوچکا ہے ان کی خدمت میں ایک ہفتہ تک پرچہ جائے گا۔ اس لئے اگر وہ آئندہ کے لئے پرچہ جاری رکھنا چاہیں۔ تو رقم چندہ دفتر الفضل کو براہ راست ادا کردیں۔ یا دفتر کا وی۔پی وصول کرلیں۔ اس تاریخ سے قبل کا بقایا مجھے ادا کیا جائے جن احباب کی پیشگی میرے ذمہ ہے۔ ان کے نام میں نے رقم جمع کرادی ہے ان کو پرچہ باقاعدہ ملتا رہے گا۔ اور پرچہ بدستور تقسیم کیا جائے گا۔

ماسٹر عبدالحکیم۔ دی مدر انڈیا ایڈورٹائزنگ بیورو

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۶ فروری سے ۱۳ فروری ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	علی محمد صاحب	ضلع گجرات	۱۰	نواب الدین صاحب	ضلع لاہور
۲	کرم رسول صاحب	"	۱۱	برکت بی بی صاحبہ	"
۳	غلام قادر صاحب	"	۱۲	غلام رسول صاحب	"
۴	رحمت بی بی صاحبہ	"	۱۳	محمد رمضان صاحب	دھلی
۵	رابعہ بی بی صاحبہ	"	۱۴	علی محمد صاحب	ضلع لائلپور
۶	علی بن اسمٰعیل صاحب	ایتاس کلکتہ	۱۵	خدا بخش صاحب	" سیالکوٹ
۷	فضل احمد صاحب	ضلع گورداسپور	۱۶	دین محمد صاحب	" گورداسپور
۸	غلام رسول صاحب	میانوالی	۱۷	غلام الدین صاحب	کشمیر
۹	اہلیہ حسین علی صاحب	ضلع منٹگمری	۱۸	تانگ ساتم صاحب	مسقط

درخواست ہائے دعا

مرزا نذیر علی صاحب قادیان کا لڑکا رشید احمد اور نواسی صفیہ بیگم بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں شیخ مسعود احمد صاحب ایس۔ڈی۔او نہر رائے ونڈ کے بچے بعارضہ خسرہ بیمار ہیں۔ سید اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے ایک عزیز سید علی شاہ صاحب کا لڑکا بعارضہ بخار بیمار ہے۔ محمد شریف صاحب طالب علم طبیہ کالج شاہدرہ سخت بیمار ہے علی محمد صاحب مرالہ ضلع گجرات کے بھائی محمد صالح صاحب بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ مولوی چراغ دین صاحب مبلغ سرحد کی اہلیہ صاحبہ کو بیماری سے چند دن قدرے آرام آگیا تھا۔ مگر اب پھر دو دنوں سے زیادہ تکلیف ہوگئی ہے۔ احباب ان سب کے لئے دعائے صحت کریں۔ سکینہ بی بی صاحبہ متعلمہ جے وی کلاس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول رہتک کا عنقریب سالانہ امتحان ہونے

بقیہ صفحہ ۳

حضرت ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کا نشان تا ابد رہے گا۔ اور مصر کی شاہزادی ہاجرہؓ کو نسل آدم ہمیشہ فخر سے یاد کرے گی۔ کیونکہ وہ سب انسانوں کے عید منانے کا ذریعہ تھے۔ ان کے ذریعہ اور ان کے نام سے یہ عید قائم ہے۔

اگر مقدس ابراہیم اپنے اکلوتے کے ذبح کردینے پر رضامند نہ ہوتے۔ اگر صدیق اسمٰعیل زندہ شہید نہ بنتے۔ اور اگر ہاجرہ پیارے خاوند کی جدائی اور اپنے ننھے کی موت کو بطیب خاطر گوارا کرنے پر مستعد نہ ہوتیں۔ تو یقیناً یہ چاند چڑھتا مگر عید کا چاند نہ ہوتا۔ ہاں قربانیوں کی عید کا چاند نہ ہوتا۔

وہ باپ جو راہ مولیٰ میں بچوں کی جدائی پر دلوں میں ہوک اٹھتی دیکھتے ہیں وہ مائیں جو اپنے مجاہد بیٹوں کی فرقت پر عید کے چاند کو دیکھ کر بے تاب ہوجاتی ہیں۔ وہ بھائی اور بہنیں جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جانے والے بھائیوں کے تصور سے دلفگار ہوجاتے ہیں۔ وہ بیویاں جن کی آنکھیں خاوندوں کے دین حق کی اشاعت کے لئے بیرونی ملکوں میں دور ہونے کی وجہ سے پرنم ہوجاتی ہیں میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ درحقیقت نسل حاضر میں سے یہ عید تمہاری ہی ہے۔ کیونکہ یہ قربانیوں کی عید ہے۔ تمہارے درد کی ہر ٹھیس اور دل کا ہر صدمہ اور آنسوؤں کا ہر قطرہ تمہاری عید پر دلیل ہے۔ پس تمہارا درد محبت کا درد ہو۔ تمہارا صدمہ شوق کا صدمہ ہو۔ تمہارے آنسو خوشی کے آنسو ہوں۔ تم حضرت ابراہیم کے فرزند اور حضرت اسمٰعیل کی نسل اور حضرت ہاجرہ کی بیٹیاں ہو۔ اور ہر بچہ اپنے باپ کا ہمرنگ ہوتا ہے۔

اس تصور سے بھی ورے ایک اور بات ہے۔ انسانی قلوب کی خوشی اور ابتہاج کا انحصار آسمانی چاند کی رؤیت پر ہے۔ آنکھیں نہ ہوں۔ تب بھی یہ پرکیف مسرت حاصل نہیں کی جاسکتی۔ چاند ہی کا طلوع نہ ہو۔ تب بھی یہ حسرت پوری نہیں ہوسکتی۔ پس زمینی خوشی نقش برآب ہے۔ عارضی اور چند گھڑی کی مہمان ہے جب تک آسمان اس کے دوام کا ذمہ نہ لے۔ ظاہری آنکھیں ظاہری چاند پر شیدا ہیں۔ اور دل کی آنکھ چاندوں کے چاند کی جستجو میں حیران پھر رہی ہے۔ مگر کوئی چاند عید کا چاند قرار نہیں پاتا۔ جب تک قربانی نہ ہو۔ جان کی قربانی۔ مال کی قربانی عزت و آبرو کی قربانی۔ وطن و اقارب کی قربانی نہ ہو۔ یہ چاند جو آسمان پر ہر چھوٹے بڑے کے لئے جاذب نظر بن رہا ہے۔ اپنے اندر بہت بڑے سبق رکھتا ہے۔ آنکھیں پیدا کرو تا تم چاند کو دیکھ سکو۔ قربانی کرو تا وہ چاند عید کا چاند ہو۔ انتہائی قربانی کرو اور اس پر مواظبت کرو۔ تا وہ عید کا چاند تمہاری نظروں سے کبھی اوجھل نہ ہو۔ اور تم اس کی رؤیت سے محروم نہ کردیئے جاؤ (غیر المغضوب علیھم و لا الضالین)

اے خدا تو ہماری عید کو دائمی عید بنا اور اپنے جمال سے بہرہ اندوز فرما۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۴ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

قربانیوں کی عید کا چاند

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا

(حضرت مسیح موعودؑ)

از مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری

چاند۔ خوبصورت اور دلربا چاند۔ عید کا چاند۔ ہاں قربانیوں کی عید کا چاند افقِ مغرب پر ہویدا ہوا۔ چاند کا منظر ہمیشہ ہی دل لبھانے والا ہوتا ہے۔ لیکن عید کا چاند تو ہر کہ ومہ کو پیارا لگتا ہے نظریں اس کی طرف اُٹھتی ہیں۔ اس کی دید سے دلوں میں سرور اور آنکھوں میں ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے۔ تمناؤں کے سمندر میں طوفان برپا ہو جاتا ہے خوشیوں کا دریا ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے۔

عید کے چاند کا بہجت آگیں اور فرحت زا نظارہ انسانوں نے بارہا دیکھا اور رہتی دُنیا تک دیکھتے جائیں گے۔ انسانی فطرت میں چاند سے الفت وپیار کا جذبہ ودیعت کیا گیا ہے۔ شاید یہ دورہ لیل ونہار ختم ہو جائے لیکن انسانوں کا یہ اشتیاق شرمندۂ تکمیل نہ ہو۔ چاند! اور وُہ بھی عید کا چاند!! کونسا دل ہے جو اسے دیکھ کر متموج اور بے تاب نہ ہو جائے؟ کونسی روح ہے۔ جو اس کے نظارہ پر وجدانیات کے تلاطم خیز۔ اور بے پایاں سمندر میں غوطہ زن نہ ہو جائے؟ کونسی دُور بین نگاہ ہے۔ جو اس جگہ محوِ حیرت نہ ہو جائے؟ بلاشبہ چاند میں نورِ حقیقت کی ایک جھلک ہے۔ اسی لئے تو عشق مجازی کی تگ و دو۔ اور تشبیہات حسن وجمال کا اس پر خاتمہ ہے۔ مہتاب پرست اسے اپنا معبود لیکن ژرف نگاہ رکھنے والا عاشق اسے اپنے محبوب کا آئینہ دار سمجھتا ہے۔ بہرحال دونوں اسی نظارہ سے مخمور۔ اور اس کے حسنِ ہوش ربا کی دید سے بے کل نظر آتے ہیں۔ پس چاند۔ ہاں عید کا چاند جذبات کی دُنیا میں ایک غیر معمولی انقلاب پیدا کرنے والا ہے۔

کل میں نے چاند دیکھا ساری دُنیا کے بچوں۔ جوانوں۔ اور بوڑھوں نے چاند دیکھا۔ عورتوں اور مردوں نے چاند دیکھا۔ سیاہ اور سفید انسانوں نے چاند دیکھا۔ ہر ایک کی اپنی اپنی نظر۔ اور اپنے اپنے جذبات تھے۔ مگر وُہ سب خوشی اور مسرت کی لہر میں بہے جا رہے تھے۔ کوتاہ بین اطفال اور پست نگاہ جوانوں کی نظر کپڑوں اور جوتوں پر آ ٹھہری۔ اور خاندان کے بزرگوں سے نئے لباس اور نئے پاپوش کے لئے اصرار ہونے لگا۔ کئی ماہ کا اندوختہ ان ضروریات پر خرچ ہو گیا۔ تا نو دن بعد آنے والی ”قربانیوں کی عید“ کا سامان تیار کیا جائے: انسانوں کا ایک پختہ کار گروہ ایسا بھی ہے۔ جو سالہا سال جوتیوں اور کپڑوں کی عید منا کر اُکتا چکا ہے۔ اب بظاہر اس سے بیزار اور درحقیقت حقیقی اور دائمی عید کا متلاشی ہے۔ اور حقیقت عید کو روحانیت کے نقطۂ نظر سے سمجھنے کے لئے کوشاں ہے۔

عید تو سب کی ہوگی۔ سب کے چہرے عید کے چاند کو دیکھ کر تمتما اٹھیں گے۔ اور عارضی طور پر سب فرحت وانبساط کا مظاہرہ کریں گے۔ ایسا ہوتا آیا ہے۔ اور ہوتا رہے گا۔ لیکن آؤ ہم انسانی قلوب کا مطالعہ کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ وُہ عید کے چاند کو دیکھ کر کن تاثرات کی آماجگاہ بن رہے ہیں۔

عید کا چاند مسرت کا پیغام لاتا ہے اور مسرت کا دارو مدار اجتماع پر ہے اس لئے عید کا چاند دیکھ کر ایک لمحہ کے لئے بہت سے دل افسردگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وُہ اپنے احباب کو اپنے سے دُور پا کر اور عید کے دن ان کے اجتماع کو ناممکن دیکھ کر دل کی گہرائیوں میں سوزش محسوس کرتے ہیں۔ تمنا حسرت اور ایک دلدوز آہ ان کا اس وقت کا سرمایہ ہوتا ہے۔ بے وطن باپ اپنے پیارے بچوں اور بچیوں کے تصور میں ڈوب جاتا ہے۔ گھر کی در و دیوار کا نقشہ اس کی آنکھوں کے آگے پھر جاتا ہے۔ بے وطن بیٹا باپ کے شفقت بھرے ہاتھ۔ اور ماں کے بے نظیر پیار کے لئے ترستا ہے۔ ان کی جُدائی اس کے دل میں خار بن کر کھٹکتی ہے۔ غریب الدیار بھائی اپنے بھائیوں اور بہنوں کی یاد میں دل برداشتہ نظر آتا ہے۔ غیر ملکوں میں موجود خاوند اپنی رفیقۂ حیات وفادار بیوی کے خیال اور موجودہ فراق کے نتیجہ میں حزین و دلفگار ہوتا ہے۔ مخلص دوستوں سے دُور دوست کے لئے بھی ان کی پاکیزہ محبت اور بے تکلف ملاقات سے محرومی سخت صدمہ ہوتا ہے۔ یہی حال ان بچوں کا ہے۔ جن کا باپ ان سے جدا ہے یہی حال ان والدین کا ہے۔ جن کا لختِ جگر کاسے کوسوں دُور بیٹھا ہے یہی حال ان بھائیوں کا ہے۔ جن کا برادر عزیز سمندروں۔ پہاڑوں اور صحراؤں سے ورے انسانی آبادیوں میں جاگزین ہے۔ یہی حال اس وفا شعار بیوی کا ہے جس کا پیارا خاوند اس کی نظروں سے اوجھل اور کسی دُور ملک میں بیٹھا ہے۔ یہ اور ایسے ہی تمام فرقت زدہ انسان عید کے چاند کو نظر بھر کر دیکھنے نہیں پاتے۔ کہ ان کے زخم ہرے ہو جاتے ہیں۔ ان کی نظر چاند کو غم اور خوشی کے مخلوط جذبات سے دیکھتی ہے۔ اور ان کے دل سے درد بھری آہ اُٹھتی ہے۔

تاثرات کی اس دُنیا سے علیحدہ ہو کر غور کرو۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ”قربانیوں کی عید“ کا چاند تو ان پاکیزہ جذبات کو جلا دینے کے لئے ہی نمودار ہوتا ہے۔ یہ چاند گیا ہے۔ اور یہ عید کیسی ہے؟ یہ عید دراصل اس باپ کی عید ہے۔ جس نے اپنے اکلوتے کے گلے پر سب سے پیارے خدا کے اشارہ کے ماتحت چھری رکھ دی۔ یہ عید دراصل اس بیٹے کی عید ہے جس نے مقدس باپ کے فرمان اور خدائی حکم کو سُن کر بصد شوق ورضا ذبح ہونے کے لئے گردن جُھکا دی ہاں پھر یہ اس بیوی کی عید ہے۔ جو اپنے خداوند کے ارشاد پر بے آب وگیاہ ویرانہ میں خاوند سے جُدا ہو کر آباد ہونے یا یوں کہو۔ کہ برباد ہونے کے لئے آمادہ ہو گئی۔ ہاں پھر یہ اس ماں کی عید ہے جو بے شک اپنی مامتا میں بے مثال ہے۔ لیکن وُہ مشیت ایزدی کے ماتحت اپنے ننھے بیٹے کی موت اپنی آنکھوں سے دیکھنے۔ اور اس کے جسم کو اپنے ہاتھوں سپرد خاک کرنے پر کمربستہ بیٹھی ہے۔ قربانی کے یہ تین بڑے تھے۔ جن کی یہ عید ہے۔ اور جن کے طفیل آج لاکھوں کروڑوں انسان دُنیا کے گوشہ گوشہ میں عید منا رہے ہیں۔ دراصل یہ عید راستبازوں کے باپ ابراہیمؑ۔ مقدسوں کے بھائی اسمٰعیلؑ۔ جانفروشوں کی بہن ہاجرہؑ اور ایثار پیشہ مردوں عورتوں کی ماں ہاجرہؑ کی عید ہے۔ ان پر خدا کے بے انتہا سلام اور اس کی بے حساب برکات نازل ہوں۔

بادشاہتیں مٹتی جائیں گی۔ قومیں فنا ہوتی جائیں گی۔ جبروت وعظمت کے مالک انسان بے نام ونشان ہوتے جائیں گے مگر ام القریٰ شہر کا یہ گھرانا ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب انسان کے ذہنی ارتقا کا نتیجہ نہیں!

انبیار کا وجود خدا تعالیٰ کی ہستی اور الہام کی حقانیت کا روشن ترین ثبوت ہے

ایک گذشتہ مضمون میں علی گڑھ کے ایک پروفیسر حیدر خان صاحب کے اس نظریہ کی تغلیط ظاہر کی جا چکی ہے۔ کہ مذاہب عالم موجودہ تہذیب و تمدن کی مقتضیات کے مناسب حال نہ ہونے کے باعث اور اس کے مقابلہ سے عاجز آ کر محو ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ دورِ حاضرہ کی نام نہاد تہذیب کو جو ازمنہ ماضیہ کی وحشیانہ تہذیب سے کسی صورت میں بھی بہتر نہیں۔ ابھی حقیقی مذہب سے بہت کچھ سیکھنا باقی ہے۔ اور آج بھی دنیا مذہب کی اسی طرح محتاج ہے جس طرح پہلے تھی ؛

مذہب کے متعلق ارتقائی نظریہ

آج پروفیسر صاحب کے مذہب پر ایک اور اعتراض کا جواب دیا جاتا ہے جس میں انہوں نے مذہب کو محض انسان کے ذہنی ارتقا کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ اور وجود باری کے متعلق مغرب کے مادہ پرست دہریوں کی تقلید میں ایسے نظریے پیش کئے ہیں۔ جو عام طور پر یورپ کے دہریوں کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے مذہب کی ابتدار اور اس کی اصلیت کے متعلق لیکچر کے دوران میں کہا۔ کہ غیر مرئی اور غیر معلوم قوت کے خوف۔ ظاہری دشمنوں اور بھوک کے ڈر نے ابتدار میں انسان کو مختلف النوع دیوتاؤں کی پرستش پر آمادہ کر دیا۔ اور ذہن انسانی کی ترقی کے ساتھ مذہب کا دائرہ بھی وسیع ہو گیا۔ اور کائنات ارضی و سماوی اس کی پیدائش اور انجام کار اس کی ہلاکت کا عقیدہ مذہبی تعلیمات کا ایک ضروری جزو متصور ہونے لگا۔ اس کے بعد اعتراضات کو دور کرنے کے لئے براہ راست الہام کی داستان تراشی گئی ؛

ہستی باری تعالیٰ کے عقیدہ پر اعتراض

گویا پروفیسر صاحب کے نزدیک ہستی باری تعالیٰ کا عقیدہ اور مذہب انسان کے اپنے ذہن کی تخلیق ہے۔ ورنہ حقیقت میں مذہب اور خدا کچھ نہیں اور الہام یعنے خدا تعالیٰ کا انبیار سے براہ راست تکلم و تخاطب کا عقیدہ محض اس لئے تراشا گیا ہے۔ کہ مذہب پر جو اعتراض ہوتے ہیں انہیں اس ذریعہ سے دور کیا جائے ؛

اس میں شک نہیں کہ اگر مذہب اور خدا تعالیٰ کی ہستی کو مسئلہ ارتقا کا نتیجہ تسلیم کیا جائے۔ تو وجود باری تعالیٰ ضرور مشتبہ ہو جاتا ہے۔ لیکن ہم ایک زندہ خدا کی ہستی کے قائل ہیں۔ اور اس کو مع اس کی تمام صفات کے مانتے ہیں کیونکہ ایسے خدا کا مان لینا جس کا کائنات سے کوئی واسطہ نہ ہو۔ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اور مسئلہ ارتقا کو خدا تعالیٰ کی ہستی اور مذہبی عقائد کے متعلق جس رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ وہ ہمارے نزدیک بالکل غلط ہے۔

ہستی باری تعالیٰ کے متعلق نظریۂ خوف کی لغویت

پروفیسر صاحب نے وجود باری کے عقیدہ کو انسان کے جذبۂ خوف کی طرف منسوب کیا ہے۔ لیکن اس نظریہ کی لغویت اسی امر سے ظاہر ہے۔ کہ اگر ہستی باری تعالیٰ کا عقیدہ خوف کے نتیجہ میں پیدا ہوتا تو اس عقیدہ کے سکھانے والوں کو توہمات کا مؤید ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس عقیدہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنے والے ہی پوری طرح توہمات کا قلع قمع کرنے والے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے کسی مرسل اور مامور کے زمانے میں اس کے ماننے والوں میں توہمات کا وجود بالکل غائب ہوتا ہے۔ اور یہ باتیں اگر پیدا ہوتی ہیں۔ تو بعد میں جبکہ نبی کے زمانہ سے بُعد ہو جاتا ہے۔ اگر انبیار خوف سے متاثر ہو کر ایسے عقیدہ کی تلقین کرتے۔ تو ان کی تعلیم کے نتیجہ میں توہمات کو ترقی ہونی چاہیئے تھی۔ مگر واقعات اس کے بالکل برعکس ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق ارتقا کا نظریہ بالکل غلط ہے۔

علاوہ ازیں ایسے نظریے خود قیاسات اور ظنون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لہٰذا ان کو کوئی علمی یا ایک ثابت شدہ حقیقت کی حیثیت نہیں دی جا سکتی۔ ارتقار کے حامی ایسے لوگوں کے حالات سے استدلال کرتے ہیں۔ جو ہستی باری تعالیٰ کے عقیدہ کے بانی نہیں ہوتے۔ اور ان کے قیاسات کی حقیقت تب کھل جاتی ہے۔ جب ان کو خدا تعالیٰ کے ماننے والوں کی زندگیوں کی روشنی میں دیکھا جائے۔ اور انبیار کی زندگیوں کو پیش نظر رکھ کر ان پر جرح کی جائے۔ پس جن لوگوں نے وجود باری کے عقیدہ کو دنیا میں پیش کیا ہے۔ ان کے حالات سے آنکھیں بند کر کے اگر کوئی خدا تعالیٰ کی ہستی کے عقیدہ کی حقیقت بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس کی کوشش کو محض خیال آرائی سے زیادہ وقعت نہیں دی جا سکتی ؛

عقیدہ ہستی باری تعالیٰ انبیار کے ذریعہ پیدا ہوا

غرض ہستی باری تعالیٰ کا عقیدہ انسان کے ذہنی ارتقا کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ اس کو پیش کرنے والے وہ مقدس وجود ہوئے ہیں۔ جو مختلف زمانوں میں دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوتے رہے۔ اور اس دعوے کے ساتھ کھڑے ہوتے رہے۔ کہ خدا نے ان کو اس کام کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور محض خدا ہی ان کو باوجود بے سر و سامانی کے کامیاب کرے گا۔ اور وہ کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ ایسے مقدس وجود انبیار تھے۔ خدا تعالیٰ ان سے براہ راست کلام کرتا رہا۔ اور ان کے ذریعہ لوگوں تک اپنا پیغام پہونچاتا رہا۔ دنیا ان کی مخالفت کرتی رہی۔ ان کے رستہ میں رکاوٹیں ڈالتی رہی۔ انہیں ناکام رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتی رہی۔ لیکن وہ خدا جو دنیا میں پیدا شدہ خرابیوں اور بد اخلاقیوں کو دور کرنے کے لئے انہیں مقرر فرماتا رہا۔ ان کی حفاظت کرتا رہا۔ انہیں اور ان کے ماننے والوں کو قبل از وقت عظیم الشان ترقیوں کی بشارتیں دے کر پورا کرتا رہا۔ اور یہ تمام باتیں اس قدر شدید مخالف حالات میں وقوع پذیر ہوتی رہی ہیں۔ کہ انسانی عقل دنگ ہو گئی ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کو پیش کرنے والے مقدسین کی دنیا نے اس قدر مخالفت کی۔ جس کی مثال اور کسی کے متعلق نہیں مل سکتی۔ ادھر ان کی ظاہری سامان کے لحاظ سے بےکسی اور بے بسی انتہا کو پہونچی ہوتی۔ مگر باوجود اس کے ان کی سکینت قلب اور طمانیت ایسی بے مثال تھی۔ کہ نہ صرف ان کے دل میں خوف و ہراس کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ بے خوف نظر آتے ہیں۔ اور ایسی بے سر و سامانی کی حالت میں دعوے کرتے ہیں۔ کہ دشمن انہیں کوئی گزند نہیں پہونچا سکتے۔ خدا ان کی ہر طرح حفاظت کریگا۔

240
Digitized by Khilafat Library Rabwah

وُہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ خدا ان کے دُشمنوں کو خائب وخاسر رکھے گا۔ وُہ علے الاعلان کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ہمیں کامیاب کرے گا۔ ہمیں ترقی پر ترقی دیگا اور یہ تمام باتیں معرضِ وجُود میں آجاتی ہیں۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں۔ کہ ایک وراء الورا ہستی انبیاء کو مخالفت کے طوفان میں حفاظت کا یقین دلاتی ہے۔ اور ان سے آئندہ عظیم الشان ترقیات کا وعدہ کرتی ہے۔ اور پھر انہیں پورا کرکے دکھا دیتی ہے۔ پس یہ ہستی خدا تعالےٰ کی ہی ہستی ہے۔ جو انبیاء سے کلام کرتی۔ اور انہیں اپنی تائید وحمایت کا یقین دلاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا ان کے ساتھ یہی تکلم و تخاطب الہام کہلاتا ہے ٭

ان حالات میں یہ کہنا کہ الہام کی داستان مذہب کے متعلق اعتراضات کے دفعیہ کے لئے تراشی گئی ہے۔ پرلے درجہ کی نادانی ہے ٭

مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کو مسدُود سمجھنے کے افسوسناک نتائج

درحقیقت الہام کے متعلق بعض مسلمانوں کے دلوں میں جو شکوک اور شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ ان کا وُہ عقیدہ ہے۔ جس کی رُو سے انہوں نے اپنے اوپر خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے بند کرلئے ہیں۔ اور وُہ کہتے ہیں۔ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد خدا تعالےٰ نہ کسی سے کلام کرتا ہے۔ اور نہ کسی کو نبوت کا درجہ عطا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی ہستی کے ہی منکر ہو رہے ہیں ٭

الہام کا دروازہ بند نہیں

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جس طرح پہلے اپنے بندوں سے کلام کرتا تھا آج بھی اسی طرح کرتا ہے۔ چنانچہ آج بھی اس نے گم کردہ راہ دُنیا کی اصلاح کے لئے اپنے ایک برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور اپنے کلام سے انہیں مشرف فرمایا۔ اور ایسے ایسے تازہ نشان ظاہر کئے۔ کہ دیدہ بصیرت رکھنے والوں کے دلوں میں خدا تعالےٰ کی ہستی اور اس کی وحی کے متعلق ناقابل تزلزل ایمان اور یقین پیدا ہو گیا۔ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ نے جس وقت قادیان ایسی گمنام بستی سے خدا تعالےٰ کے حکم سے دعویٰ ماموریت کیا۔ اس وقت ظاہر بین نگاہیں آپ کے دعوے پر ہنسی اڑا رہی تھیں۔ اس وقت دُنیاوی لحاظ سے آپ جس بے سروسامانی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اس کا نقشہ آپ نے اپنے اس شعر میں کھینچا ہے :- ؎

میں تھا غریب وبے کس وگمنام وبے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

لیکن اس وقت جبکہ کوئی قادیان کے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ اور آپ بالکل بے یار و مددگار تھے۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو الہام کیا۔ کہ یاتون من کل فج عمیق۔ ویاتیک من کل فج عمیق۔ یعنی لوگ دُور دراز کی مسافتیں طے کرکے بکثرت قادیان کی سرزمین میں آئیں گے۔ یہ اس وقت کا الہام ہے۔ جبکہ ابھی آپ کے نام سے بھی دُنیا واقف نہ تھی۔ اس کے بعد مخالفت کی آندھیاں چلیں۔ اور دُشمنوں نے آپ کو مٹانے کے لئے ناخنوں تک کا زور لگا دیا۔ مگر خدا تعالےٰ نے ہر موقعہ پر آپ کو محفوظ رکھا۔ اور آپ کی جماعت کو وُہ ترقی دی۔ کہ مذکورہ بالا الہامات کی صداقت بالکل واضح ہو گئی

انتہائی ناموافق حالات میں انبیاء کا قبل از وقت اپنی نصرت کی اطلاع دینا خدا تعالےٰ اور الہام کی حقانیت کا بہت بڑا ثبوت ہے

پس انتہائی ناموافق اور ناسازگار حالات میں خدا تعالےٰ کا آپ کو دُشمنوں پر نصرت عطا کرنا۔ اور آپ کی جماعت کو فروغ دینا اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ آپ کو ایک ایسی ہستی کی تائید ونصرت حاصل تھی۔ جو ہر چیز پر قادر ہے۔ کیا یہ خدا تعالےٰ کی ہستی اور الہام کے برحق ہونے کا ناقابل تردید ثبوت نہیں۔

انسانی عقل کی درماندگی

انسانی عقل کا دائرہ محدُود ہے۔ وُہ روحانی وسعتوں کا احاطہ نہیں کرسکتی اسی لئے وُہ ابتداء میں انبیاء کے حالات پر خندہ زن ہوتی ہے۔ لیکن بعد میں آنے والے واقعات اس کی غلطی کو آشکارا کر دیتے ہیں۔ پس محض عقل عالم روحانیت تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر ہے۔ اس کی کوتاہی کو الہام ہی دُور کرتا ہے۔ اسی لئے روحانی عالم کے واقف کار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:-

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

بلگریڈ یوگوسلیویا میں تبلیغ احمدیت

یہ خبر نہایت مسرت اور باعث فرحت ہوگی۔ کہ خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے یوگوسلیویا میں احمدیت کا بیج بو دیا ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کا باعث حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوتِ قدسیہ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی۔ اور بزرگانِ دین۔ ومخلصین جماعت کی دُعائیں ہیں۔ الحمد للہ علےٰ ذالک ٭

مجھے یہاں آئے ہوئے قریباً تین ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ جو کوئی لمبی مدت نہیں۔ اور خاص کر زبان کی ناواقفی کے مقابلے میں تو ہیچ ہے۔ انگریزی۔ عربی جاننے والے نہایت قلیل تعداد میں یہاں پائے جاتے ہیں۔ خاص کر ایسے مسلمان بہت کم ہیں۔ عیسائی کسی قدر انگلش جانتے ہیں۔ مگر وُہ اسلام کے سخت خلاف ہیں اور یہاں کے مسلمانوں کی حالت ان کو اسلام سے متنفر کرنے کے لئے بہت کافی ممد ہے تاہم بعض ذی علم اور ذی فہم لوگوں سے گفتگو کی گئی۔ اور احمدیت کی روشنی میں اسلام کی اصلی حقیقت سے واقف کرنے کے لئے لٹریچر بھی دیا ہے۔ اس وقت تک دو شخص جماعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور بیعت کے فارم پُر کر دیئے ہیں ان کی بیعت کا بھی عجیب واقعہ ہے۔ یہ دونوں دوست ترکی اور سربین جانتے ہیں۔ یہ ہر دو صاحب جس ہوٹل میں میں کھانا کھایا کرتا تھا۔ ہر روز کھانے کے لئے آیا کرتے تھے۔ قبل ازیں مجھے البانیہ میں رہنے کی وجہ سے کسی قدر ٹوٹی پھوٹی زبان آتی تھی۔ اس کی وجہ سے ایک صاحب سے واقفیت ہو گئی۔ دوسرے صاحب انگریزی کے شائق تھے مجھے انگلش بولتے سُنکر وُہ بھی واقف ہو گئے۔ چند دنوں کے بعد ان میں سے ایک نے کہا۔ میں نے خواب دیکھا ہے۔ میں نے اس کی تعبیر حسب فہم بتائی۔ اور اس طرح کافی دیر تک مسلمانوں کی موجودہ حالت پر گفتگو ہوتی رہی۔ میری ٹوٹی پھوٹی گفتگو کا اس پر اثر ہوا۔ اور رخصت ہوتے وقت اس نے کہا۔ کہ میں مہدی کا متبع ہوتا ہوں۔ چنانچہ دوسرے دن فارم پُر کر دیا۔ اسی طرح دوسرے صاحب نے بھی خواب دیکھا۔ یہ نوجوان اور کسی قدر مالدار دوست ہیں۔ ان کے دو بھائی فوج میں آفیسر ہیں۔ انہوں نے بھی کہا۔ کہ میں بھی احمدی ہوتا ہوں۔ اور بیعت فارم پُر کر دیا۔ اور اس طرح یہاں احمدیت کا بیج بویا گیا۔ الحمد للہ

کچھ دوست زیرِ تبلیغ ہیں۔ ان کی ہدایت کے لئے دعا کی جائے۔ یہاں خدا کے فضل سے ہی احمدیت پھیل سکتی ہے۔ میرے لئے بھی احباب خاص توجہ سے دُعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے خدمتِ دین کرنے کی توفیق دے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق کام کرنے کی توفیق بخشے ٭

طالبِ دعا۔ محمد الدین۔ مولوی فاضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انیسویں صدی کا ایک اہم تاریخی مسئلہ

کیا فرانس کے فاتح اعظم نپولین نے اسلام قبول کیا تھا؟

یہ سوال کہ نپولین نے اپنی زندگی کے کسی مرحلہ پر مسلمان ہونے کا اظہار کیا یا نہیں۔ انیسویں صدی کے اوائل کا ایک اہم تاریخی بحث ہے۔ جس پر مخالف و موافق اہل قلم نے اپنے اپنے رنگ میں اظہار رائے کیا ہے۔

نپولین کا مصر پر حملہ

جس واقعہ سے نپولین کے مسلمان ہونے یا اپنے تئیں مسلمان ظاہر کرنے کا پتہ چلتا ہے وہ اس کا حملۂ مصر ہے جس کی ابتدا یکم جولائی ۱۷۹۸ء کو جبکہ فرانسیسی فوج نے نپولین کی زیر قیادت ساحلِ مصر پر قدم رکھا ہوئی تھی۔ تمام مؤرخ جنہوں نے نپولین کی زندگی پر مخالفانہ یا موافقانہ رنگ میں تبصرہ کیا ہے۔ اس امر پر متفق ہیں کہ نپولین نے مصر پہنچ کر اہلِ مصر کو خطاب کرتے ہوئے اپنے آپ کو اسلام کا سب سے بڑا حامی اور قرآن کی بہت بڑی عزت کرنے والا ظاہر کیا تھا۔

چنانچہ مسٹر جے سی۔ ایس ایبٹ اپنی کتاب "لائف آف نپولین بوناپارٹ" میں لکھتا ہے۔ "عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کے محاسن کیا ہیں" ایام شباب سے ہی نپولین کا ایک محبوب سوال ہوتا تھا۔

اہالئ مصر کو نپولین نے جن الفاظ میں مخاطب کیا۔ وہ یہ تھے۔

"اے فرزندانِ مصر۔ ہمارے دشمن تم سے کہیں گے۔ کہ میں تمہارے مذہب کو تباہ کرنے کے لئے آیا ہوں۔ تمہیں چاہیئے ان پر اعتبار نہ کرو۔ اور انہیں بتا دو۔ کہ میں تمہارے حقوق کی حفاظت غاصبوں کی تعذیب اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحیح پیروی کا احیاء کرنے کے لئے آیا ہوں۔ ان سے کہہ دو۔ کہ میں مملوک سے زیادہ خدا اس کے رسول اور قرآن کی عزت کرتا ہوں۔"

("لائف آف نپولین" مصنفہ ایبٹ ص۳۰)

پھر فاضل مصنف نپولین کی مذہبی رواداری پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"اس (نپولین) پر مذہب اسلام کی قوت تنفیذیہ کا رعب مستولی تھا۔ اور اور وہ اس سے استفادہ کرنا چاہتا تھا۔ اگرچہ اس کے رفقاء و مصاحبین تمام مذاہب کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے لیکن وہ ایک بلند و بالا جذبہ کے ماتحت تمام مذاہب کی عزت کرتا تھا۔" (ص۸۸)

علاوہ ازیں یہ امر بھی سب کے نزدیک مسلم ہے۔ کہ نپولین نے مصر کی مہم کو جاتے ہوئے اسلام اور قرآن کریم کی نسبت نہائت گہری واقفیت حاصل کر لی تھی۔ نیز اس واقعہ کے متعلق اکثر مورخین متفق ہیں۔ کہ نپولین کے بہت سے فوجی افسر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے تھے۔ لیکن ان تمام متفق علیہا امور کے باوجود ان کا اس بات میں اختلاف ہے۔ کہ نپولین نے واضح طور پر قبول اسلام کا اظہار کیا۔

نپولین کے دشمن

نپولین کے عیسائی مخالفین جو اس کے سخت دشمن ہیں۔ اور اس کے محاسن کو بھی معائب کے رنگ میں پیش کرنے کے عادی ہیں۔ لکھتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا۔ یا اس نے مسلمان ہونے کا اظہار کیا تھا۔ اور اس بات کو انہوں نے نپولین کے نقائص اور جرائم میں شمار کرتے ہوئے اس سے ... استدلال کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ نپولین بے دین اور بے استقلال انسان تھا چنانچہ نپولین کے مشہور حریف برطانی امیر البحر Lord Nelson نے لیڈی ہملٹن کو جو تحریر بھیجی اس میں لکھا

"یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کہ نپولین مصر میں دین اسلام کا غازی بن گیا ہے۔ اور اس کی خبریں ہندوستان کے تباہ شدہ نوابوں تک پہونچ گئی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اسے آسٹریلیا کے لوگوں کو خوش کرنے کی ضرورت ہوئی۔ تو وہ بلا تامل اپنے تمام فوجی افسروں کے ساتھ اس درخت کے تنا کی پرستش شروع کر دیتا۔ جس پر وہ مردوں کی کھوپڑیاں بطور نذرانہ رکھا کرتے ہیں۔"

اسی طرح نپولین کا ایک انگریز وقائع نویس ایلی سن لکھتا ہے۔

"اگر نیلسن نے ابوقیر کا بیڑہ تباہ نہ کر دیا ہوتا۔ اور قسمت اس کی یاوری کرتی۔ تو یقیناً وہ ہندوستان کے ساحل پر قرآن ہاتھ میں لئے ہوئے اترتا۔ اور حیدر علی سے کہتا۔ میں دین اسلام کے دشمنوں کو نکالنے کے لئے آیا ہوں۔ اس کے بعد اگر وہ دیکھتا۔ کہ ہندوستان کے کروڑوں بت پرستوں کو مطیع کرنے اور انگریزوں کے خلاف انگیخت کرنے کے لئے اس کی ضرورت ہے۔ کہ اپنے آپ کو دیوتاؤں کا پرستار ظاہر کرے۔ تو اسے اس امر میں کوئی تامل نہ ہوتا"۔

انگریز چونکہ نپولین کے شدید ترین دشمن تھے۔ اس لئے نپولین کے متعلق ان کی اس قسم کی باتیں چنداں قابل التفات نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ نپولین کے انگریز وقائع نویسوں میں سے بہت کم ایسے ہیں۔ جنہوں نے خالی الذہن ہو کر اس کے وقائع حیات قلمبند کئے۔

نپولین نے اپنے وقت میں یورپ میں جو قوت و اقتدار حاصل کر لیا تھا۔ اس نے اہلِ برطانیہ کو لرزہ بر اندام کر دیا تھا۔ اور ان کے دل میں اس کے خلاف حد درجہ کا بغض و عناد پیدا ہو گیا تھا۔ چنانچہ لندن کے اخبارات اسے بے دین اور خود غرض ظاہر کرنے کے لئے اس پر کئی قسم کے الزام لگایا کرتے تھے۔

نپولین کے سب سے بڑے مخالف مؤرخ نین نے ایک کتاب لکھی۔ جس میں اس تمام مواد کو جمع کر دیا جو نپولین کے مخالفین نے اس کو بدنام کرنے کی غرض سے تیار کیا تھا۔ وہ نپولین کے مسلمان ہونے کے واقعہ کو مبالغہ کا رنگ دیکر لکھتا ہے۔

"اس نے بار بار مسلمان مشائخ کو خوش کرنے کے لئے مسیحی مذہب کا مضحکہ اڑایا اور مسیحیوں کو گالیاں دیں"

نپولین کے حامیوں کا طریق عمل

جہاں ایک طرف مخالفین نے اس معاملہ کو اس قدر مبالغہ آمیزی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ وہاں نپولین کے موافقین نے اس کی اہمیت کو گھٹانے میں بھی کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ ان میں سے بعض نے نپولین کے حملہ مصر کے ذکر کے ضمن میں نپولین کے ان بیانات کا ذکر تو کیا ہے جن میں اس نے اپنے آپ کو اسلام اور مسلمانوں کا ہمدرد ظاہر کیا تھا۔ لیکن اس کے قبول اسلام کے بارے میں اغماض سے کام لے کر اس کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے اور بعض اس بارے میں سرے سے ہی خاموش رہیں۔

ظاہر ہے کہ ایک طرف نپولین کے مخالفین نے تعصب اور دشمنی کی بنا پر اس واقعہ کو ایسے رنگ میں پیش کیا ہے۔ کہ عیسائیوں کو اس کے خلاف ابھارا جائے۔ اور اسے بدنام کیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور قبول اسلام کے واقعہ کو اس کے عیوب میں شامل کر کے اس کے "جرائم" میں اضافہ کیا جائے۔

دوسری طرف اس کے موافقین نے اس کی حمایت اور دوستی کے شوق میں یہی بہتر سمجھا ہے۔ کہ اس واقعہ کا یا تو بالکل ذکر ہی نہ کیا جائے۔ یا اس کی تردید کر دی جائے۔ تاکہ جو بات پیش کر کے مخالفین نپولین کی عیب شماری کرتے ہیں۔ اس پر پردہ ڈالا جائے۔

علماء مصر و شام کی تحریریں

ان حالات میں اس واقعہ کی صحت کو جانچنے کیلئے ہمارے پاس صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ نپولین کے حملہ مصر کے زمانہ کے ان علماء مصر و شام کی مستند تحریرات ہیں جن کا یا تو نپولین اور فرانسیسی حکام سے گہرا تعلق رہا ہے۔ یا انہوں نے حملہ مصر کے حالات اپنے آنکھوں سے مشاہدہ کئے ہیں۔ ان میں سے نمایاں اشخاص مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ شیخ عبداللہ الشرقاوی:۔ نپولین نے مصر میں انتظامات شہری کے لئے چودہ ارکان کی جو مجلس قائم کی تھی۔ اور جو "دیوان" کے نام سے مشہور تھی۔ اس کے صدر شیخ عبداللہ الشرقاوی تھے۔ انہوں نے فرانسیسیوں کے حملہ کے آغاز سے لیکر ان کی واپسی تک کے چشم دید حالات قلم بند کئے ہیں۔

۲۔ شیخ سلیمان فیومی۔ یہ مجلس انتظام شہری کے رکن تھے۔ اور جامعہ ازہر کے اساتذہ میں سے تھے۔ انہوں نے بھی ایک رسالہ میں اس دور کے واقعات کو قلم بند کیا ہے۔

۳۔ شیخ خلیل البکری۔ یہ اس وقت کے ایک سجادہ نشین تھے۔ انہیں بھی نپولین نے "دیوان" کا رکن منتخب کیا تھا۔ یہ شاعر بھی تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس زمانہ کے واقعات پر متعدد قصائد لکھے ہیں۔

۴۔ سید اسمٰعیل خشاب:۔ نپولین مصر سے واپسی پر عربی حروف اور عربی طباعت کا مطبع اپنے ساتھ فرانس لے گیا تھا۔ اور ایک اخبار بھی جاری کیا تھا۔ جس کی تحریر و ترتیب کا کام سید اسمٰعیل خشاب کے سپرد تھا

۵۔ عبدالرحمٰن جبرتی؟ یہ اس عہد کا بہت بڑا مورخ تھا۔ اس نے حوادث مصر پر ایک مفصل کتاب لکھی ہے۔ جو تاریخ جبرتی کے نام سے مشہور ہے۔

اسی طرح اس زمانہ کے دو شامی مورخ **نقولا ترک** اور **امیر حیدر شہاب** تھے۔ ان ہر دو مورخین نے نپولین کے حملہ مصر کے واقعات لکھے ہیں۔

یہ تمام اہل قلم اصحاب ان لوگوں میں سے ہیں۔ جن میں سے بعض کے نپولین اور اس کے ماتحتوں کے ساتھ براہ راست نہایت گہرے تعلق قائم تھے۔ اور اپنا بیشتر وقت ان کی معیت میں گذارتے تھے۔ اور بعض اس زمانہ کے مورخ ہیں جنہوں نے حملہ مصر کے چشم دید واقعات کو قلم بند کیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ نپولین کے واقعہ اظہار اسلام کے متعلق ان کی کیا شہادت ہے۔ کیونکہ سب سے زیادہ معتبر شہادت ان ہی کی ہو سکتی ہے۔ ان سب کی متفقہ شہادت یہ ہے کہ نپولین نے نہ صرف اپنے آپ کو ہمدرد اسلام ظاہر کیا تھا۔ بلکہ مسلمان ہونے کا اظہار بھی کیا تھا۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ وہ اسلامی لباس پہنتا اور مسجد میں جاتا۔ اور نماز جمعہ میں شریک ہوتا تھا۔

اس نے اسلامی لباس پہنکر ایک تصویر بھی اتروائی۔ جو اس وقت تک موجود ہے۔ اور جسے مشہور مستشرق پروفیسر مارسل نے اپنی ایک کتاب میں شائع کیا ہے۔

ان نہایت معتبر شہادات کی رو سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ نپولین نے اپنے تئیں مسلمان ہونے کا اظہار کیا تھا۔ عبدالمجید بی اے آنرز رکن مجلس انصار "سلطان القلم"

اُخروی ایک رنگ میں مذہبی فرض بھی ادا کرینگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کو خدا تعالےٰ نے سارے جہان کیلئے مصلح بنایا۔ انہوں نے ۱۹۰۵ء

قادیان میں اُردو زبان کی ترویج

"الفضل" میں اردو کی ترویج کی تحریک پڑھکر مجھے بھی خیال آیا۔ کہ اہل قادیان سے درخواست کروں۔ کہ وہ اپنی روزمرہ کی بول چال میں اردو زبان اختیار کریں الفضل میں جو ایک مضمون حال میں شائع ہوا ہے۔ اس میں مضمون نگار دوست نے نہایت وضاحت سے اس امر کی ضرورت بیان کی ہے۔ کہ قادیان میں اردو کی ترویج کی جائے۔ ان کے اس اصل کی تائید میں میں بھی ذیل میں بعض مثالیں پیش کرتا ہوں۔

قادیان میں میرے ایک سماٹری دوست ہیں۔ جو انگریزی سیکھنے کے لئے بڑی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اردو انہیں بہت کم آتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے مافی الضمیر کا اظہار بھی نہیں کر سکتے۔ اور انگریزی لب ولہجہ سے مناسبت نہ ہونے کی وجہ سے انگریزی کے فقرات ان کی زبان سے عجیب طرح نکلتے ہیں۔ ان سے گفتگو کرتے ہوئے مجھے کئی دفعہ خیال آیا۔ کہ اگر یہ صاحب اردو سیکھنے کی تکلیف گوارا فرماتے۔ یا ہم نے اس میں ان کی مدد کی ہوتی۔ تو کیا خوب ہوتا۔ جس قدر وقت انگریزی سیکھنے میں صرف ہوا ہے۔ اس سے بہت کم وقت میں وہ اردو بولنا سیکھ لیتے۔ اور ان کی یہ محنت ایک قومی خدمت میں شمار ہوتی۔

قادیان میں اور بھی کئی دوست ایسے ہیں۔ جن کو قادیان میں بود و باش اختیار کر لینے کی وجہ سے اپنی مادری زبان کے علاوہ کوئی اور زبان سیکھنی پڑتی ہے۔ کیا ہی بہتر ہو اگر ایسے تمام دوست بجائے کسی اور زبان کے اردو کا ہی انتخاب کریں۔ جو آسانی سے سمجھی اور بولی جا سکتی ہے۔

قادیان میں صرف غیر ملکی احباب ہی موجود نہیں۔ بلکہ خود پنجاب اور ہندوستان کے مختلف حصص سے لوگ آکر آباد ہو رہے ہیں۔ مختلف علاقوں کے دوستوں کی طرز گفتگو جداگانہ ہے۔ خود پنجابی زبان جو ہماری مادری زبان ہے اس کے محاورات مختلف ہیں۔ حتیٰ کہ باوجود پنجابی ہونے کے میں ان میں سے اکثر نہیں سمجھ سکتا۔ شائد یہی حال بعض دیگر دوستوں کا بھی ہو۔

الغرض مختلف علاقوں کے لوگوں کی زبان میں جو قادیان میں آباد ہیں۔ یگانگت نہیں۔ یہاں تک کہ ایک ہی گھر میں جہاں میاں بیوی مختلف علاقہ جات سے تعلق رکھتے ہیں۔ زبان ایک نہیں۔ طرز ادا اور لب ولہجہ مختلف ہے۔ اگر بیوی گھر کے برتنوں کے دُھل جانے پر "دُھوہوئے نے" کہتی ہے تو خاوند "دُھوہتے نے" کہتا ہے۔

ایک ہی کنبہ میں اس قسم کا اختلاف دیکھکر خیال آتا ہے کہ کاش ایک ہی زبان ہوتی۔

مختلف محاوروں کے استعمال سے بے لطفی ہی پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ قوم ان فوائد سے بھی محروم رہ جاتی ہے جو وسعت نظری کے ساتھ ایک مشترکہ زبان کے استعمال سے وابستہ ہیں۔ اردو کی روزمرہ کی ترویج سے ایک تو ہم اپنے آپ کو زیادہ تعلیم یافتہ بنالیں گے۔

پھر انفرادی فائدہ کے علاوہ اردو کو رواج دینے میں ایک قومی فائدہ بھی ہے اس وقت ہندوستان میں متعدد زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اور کوئی مشترکہ زبان نہیں جسے سب لوگ سمجھ اور بول سکیں۔ حتیٰ کہ وہ لوگ جو ہندوستان کو اس وقت آزادی حاصل کرنے کے قابل نہیں سمجھتے۔ وہ آزادی کی روکاوٹوں میں مشترکہ زبان کا موجود نہ ہونا بھی شامل کرتے ہیں۔ اس Lingua Franca (اعنی زبان اردو) کی ترویج کی صورت میں ہم اس اعتراض کا جواب عملی رنگ میں دے سکیں گے۔ پھر اردو بولنے والے

سمال ٹاؤن کمیٹی اپنا فرض کیوں ادا نہیں کر رہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کی ۳ فروری ۱۹۳۷ء کی اشاعت میں ایک مضمون زیر عنوان "ارکان سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان توجہ کریں" چھاپا گیا ہے۔ چونکہ یہ مضمون تصویر کا صرف ایک رخ پیش کرتا ہے اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ حق پسند اصحاب کو صحیح فیصلہ پر پہنچنے میں مدد دینے کے لئے دوسرا رخ بھی پیش کر دوں

سچ ہے کہ قادیان کی گذرگاہوں میں بعض جگہ گڑھے ہیں اور صفائی کا بھی خاطر خواہ انتظام نہیں۔ مگر اس کے متعلق کمیٹی کے جدید ممبران پر اس قدر عتاب کا اظہار یقیناً حق بجانب نہیں۔ کیونکہ اول تو جدید کمیٹی کو وجود میں آئے اور کام شروع کئے ابھی بہت تھوڑا وقت گذرا ہے۔ عملاً کام اسمبلی کے الیکشن کے بعد سے شروع ہوا ہے۔ کمیٹی کے ملازمین یا عہدہ داران کے پاس کوئی جادو کی چھڑی نہیں۔ جس کی ایک حرکت سے وہ سب کچھ جھٹ پٹ درست کر دیتے۔ کام آخر ہوتے ہی ہوگا۔ ابھی تو جدید ممبران اور عہدہ داران کمیٹی کی حالت کو دیکھ کر یہ سوچ رہے ہیں۔ کہ ٹیکس گذار حضرات کے موجودہ عدم احساس فرض کے مقابلہ میں وہ کیا رویہ اختیار کریں۔ اس وقت صرف ایک ہاؤس ٹیکس کا بقایا ٹیکس گذاران کے ذمہ چار ہزار روپیہ کے قریب ہے نتیجہ کیا ہے کہ ملازمین کمیٹی کی قریباً ۸ ماہ کی تنخواہ بقایا میں پڑی ہے۔ اور کمیٹی کے ذمہ دیگر قرضے بھی ہیں۔ ان حالات میں ہمارا شتاب کار نکتہ چین ذرا ٹھنڈے دل سے غور کر کے بتائیں کہ اگر قادیان کی گذرگاہیں درست اور صاف رکھنے پر کمیٹی روپیہ خرچ نہیں کر سکتی تو قصور کس کا ہے۔ جدید ممبران کمیٹی کا یا ان حضرات کا جو کمیٹی کے مواجب ادا نہیں کرتے اگر آپ لوگ کمیٹی کو روپیہ نہ دیں تو آخر کمیٹی کہاں سے روپیہ خرچ کرے۔ اور صفائی کس طرح ہو اور گڑھے کیسے پر ہوں۔

یہ سچ ہے کہ کمیٹی کے پاس ایسے قانونی ذرائع ہیں۔ کہ وہ روپیہ جبراً وصول کرے۔ لیکن اگر کمیٹی نے ان ذرائع کو استعمال کرنے میں جلدی نہیں کی۔ اور آپ صاحبان کی شرافت اور احساس فرض کے جذبہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے یہ توقع کی ہے۔ کہ آپ خود ہی روپیہ دیدیں گے تو اس کو مناسب طریق پر استعمال کر دیا جاوے گا۔ تو یقیناً یہ ایک گناہ نہیں جس کی وجہ سے وہ مطعون کی جانے کی مستحق سمجھی جا سکے۔ سوچو اور پھر سوچو کہ قصور کس کا ہے۔ وہ بات نہ کرو جو کسی نے ایک مثال کے طور پر بیان کی ہے۔ کہ ایک دفعہ اعضائے انسانی کو معدہ کے خلاف شکایت پیدا ہو گئی۔ کہ کام تو ہم کرتے ہیں اور یہ بیکار اندر بیٹھا سب کچھ کھا جاتا ہے۔ اس منصوبہ کا ہونا تھا کہ پاؤں نے چلنا چھوڑ دیا آنکھوں نے دیکھنا چھوڑ دیا ہاتھ نے پکڑنا چھوڑ دیا اور یہ قطعی فیصلہ کر لیا کہ نہ ہم کمائیں گے اور نہ ہی ایک لقمہ اس نکمے معدے کو دیں گے۔ ہم کیوں مفت میں چپی بھریں پھر کیا تھا کچھ وقت تو گذر گیا۔ لیکن جب غذا اندر نہ جانے سے بدل ما یتحلل نہ ہوا اور خون تازہ بھی نہ بنا اور اس کے دوران میں بھی کمزوری واقعہ ہو گئی اور اس طرح نہ ہاتھوں کو غذا پہنچی نہ پیروں کو نہ آنکھوں کو اور سب کمزور ہونے لگے۔ تو انہوں نے دل سے کہا۔ بھائی خون کیوں نہیں بھیجتے۔ اس نے کہا بھئی وہ تو آتا ہی نہیں۔ میں خود کمزور ہو رہا ہوں۔ ابھی میری حرکت بند ہوئی کہ ہوئی اور پھر سب سلسلہ بیکار ہوگا۔

بھلا معلوم کرتا ہوں کہ وجہ کیا ہے۔ آخر نوبت سوال معدے تک پہونچی تو اس نے جواب دیا کہ مجھے تو یہ ہاتھ وغیرہ خوراک نہیں دیتے۔ انہوں نے تو میرے خلاف سٹرائک کیا ہوا ہے۔ اگر مجھے غذا نہ ملے تو میں کیا کروں۔ پھر تو جا کر اعضاء پر اپنی غلطی کھلی اور باقاعدہ کام کرنا شروع کیا۔ بس دوستو ایسا کام نہ کرو۔ اپنے بقائے بہت جلد ادا کر دو۔ وارڈ ممبر صاحبان کے پاس بقایوں کی فہرستیں بھیجی گئی ہیں ان سے معلوم کر لو یا کمیٹی کے دفتر سے آ کر معلوم کرو۔ اگر کوئی غلطی وغیرہ ہے تو درست کرا لو۔ اگر ادائیگی میں باقاعدگی کے ساتھ کچھ سہولت چاہتے ہو۔ تو اس کی تجویز بھی پیش کرو۔ اس وقت کمیٹی کی حالت ایک بیمار کی سی ہے۔ قبل اس کے کہ آپ انصافاً اس سے کام کی توقع رکھو اس کو دوا اور غذا بہم پہنچاؤ۔ اپنا پیٹ کاٹ کر بھی اس کے مواجب ادا کرو۔ اور وہ نوبت نہ آنے دو۔ کہ کمیٹی کا خدانخواستہ خاتمہ ہو جائے۔ یا اس کے لئے قانونی ذرائع کا استعمال لابدی ہو جائے یہ کام نہ کمیٹی کے لئے دل خوش کن ہے اور نہ ٹیکس کے بقایا داران کے واسطے عزت افزا۔ پس اس کا موقعہ نہ آنے دو۔ اور اپنا فرض ادا کرتے ہوئے کمیٹی کو موجودہ مشکلات سے نکال کر اپنے پاؤں پر کھڑا کرو اور پھر اس سے خدمت کا مطالبہ کرو۔ خدا نے چاہا۔ تو پھر کمیٹی ضرور آپ کی خدمت کرے گی۔ ہاں جس قدر شکایت موجودہ صورت میں بھی دور ہو سکتی ہے۔ اسے دور کرنے کی کوشش کی جاوے گی۔

مولا بخش پریذیڈنٹ ٹاؤن کمیٹی قادیان

مندرجہ بالا مضمون اس لئے خوشی کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ کہ سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان کے پریذیڈنٹ صاحب نے "الفضل" میں شائع شدہ ایک نوٹ کی طرف توجہ فرمائی ہے۔ کیونکہ سابقہ تجربہ نہایت مایوس کن تھا۔ کمیٹی پر نہ تو اخبار کی کسی تحریر کا کوئی اثر ہوتا۔ اور نہ پبلک کے عام جلسوں میں پاس شدہ قراردادوں کا۔

باقی رہی یہ بات کہ ٹیکس دہندوں کے ذمہ بہت سا روپیہ ہے۔ جسے وہ ادا نہیں کرتے۔ اور جب تک ان سے بقایا وصول نہ ہو۔ اس وقت تک کمیٹی نہ تو گلیوں کے اس کیچڑ کو دور کر سکتی ہے جو رات کے اندھیرے میں چلنے پھرنے والوں کے لئے تکلیف کا باعث ہے۔ اور نہ مکانوں اور گذرگاہوں کے پاس سے غلاظت کے ڈھیر دور کرانے کا انتظام کر سکتی ہے۔ اگر ٹیکس دہندوں کے ذمہ فی الواقعہ بقایا ہے۔ اور بار بار کے مطالبہ پر وہ ادا نہیں کرتے۔ تو یہ ایک نہایت افسوسناک بات ہے۔ ایسے احباب کو جلد سے جلد ادائیگی کی فکر کرنی چاہئے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کمیٹی جب ہوس ٹیکس کی وصولی کے لئے سرکاری کارندوں کے ذریعہ بہت سے لوگوں کی قرقیاں کرا چکی ہے۔ اور ایسی مثالیں بھی موجود ہیں۔ کہ بعض لوگ جنہوں نے ایک سال کا ٹیکس کمیٹی کی مقرر کردہ میعاد تک ادا نہ کیا۔ اور اس پر تھوڑا سا عرصہ گذر گیا۔ ان کے خلاف بھی وارنٹ قرقی نکلوا کر روپیہ وصول کر لیا گیا۔ تو جن کے ذمہ ابھی تک بقایا ہے۔ انہیں کمیٹی نے کیوں چھوڑ رکھا ہے۔ اگر کمیٹی نے کسی کے خلاف "قانونی ذرائع" اب تک استعمال نہ کئے ہوتے تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ اس نے "شرافت اور احساس فرض کے جذبہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے یہ توقع کی ہے۔ کہ ٹیکس دہندگان خود ہی روپیہ دے دیں گے"۔ لیکن جب کمیٹی اس وقت تک بیسیوں وارنٹ قرقی نکلوا چکی۔ اور لوگوں کے سامان ضبط قرار دے چکی ہے۔ تو براہ مہربانی اتنا بتا دیا جائے۔ کہ اس وقت شرافت اور احساس فرض کے جذبہ پر کیوں بھروسہ نہ

سکنی زمین برائے فروخت

محلہ دار الانوار میں متصل کوٹھی چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایک ٹکڑا زمین تین کنال ۹۰ x ۱۱۰ برائے کوٹھی خرید کیا تھا۔ اب ایک فوری ضرورت کے باعث فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ اس زمین پر دار الانوار کمیٹی کی کوئی شرائط عائد نہیں ہوتیں۔ خواہشمند احباب اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔
م ع۔ معرفت مینیجر الفضل۔ قادیان

242

کیا گیا۔ اور جن کے متعلق اب بھروسا کیا جا رہا ہے۔ ان کی کونسی ادا کمیٹی کو پسند ہے۔ کہ ان کے متعلق وہ "قانونی ذرائع" استعمال کرنے کے لئے تیار نہیں۔

ہمارے نزدیک کمیٹی کا یہ طریق عمل کہ جس کے خلاف چاہا۔ قرقی کا وارنٹ نکلوا دیا۔ اور جس کے متعلق چاہا خاموشی اختیار کر لی۔ چونکہ اس کی بے انتظامی بلکہ جنبہ داری کا ثبوت ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس کے نتیجہ میں جو بقایا رہ گیا ہے۔ اسے غلاظت کے ڈھیروں کو نہ اٹھانے کے لئے بطور عذر پیش کیا جائے۔ اگر کمیٹی اپنی مصلحتوں کی بنا پر بعض لوگوں سے اس طرح بقایا وصول نہیں کرتی۔ جس طرح دوسرے بہت سے لوگوں سے وصول کر چکی ہے۔ تو اسے کیا حق ہے۔ کہ ٹیکس ادا کر دینے والوں کو بھی غلاظت کے ان ڈھیروں میں سے گذرنے کے لئے مجبور کریں۔ جن کے اٹھوانے کے لئے وہ اپنے ذمہ کا روپیہ دے چکے ہیں۔

ہم آخر میں جہاں بھر ٹیکس دہندوں سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ذمہ کا روپیہ جلد سے جلد ادا کر دیں۔ اور کمیٹی کے ساتھ پوری طرح تعاون کریں۔ وہاں ارکان کمیٹی سے بھی کہتے ہیں۔ کہ پبلک کی خدمت کا ذمہ جب انہوں نے لیا ہے۔ تو اسے پوری سرگرمی سے ادا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوجوانانِ احمدیت سے مطالبہ

قل اِنّ صلوتی ونسکی ومحیایَ ومماتی لِلّٰہِ ربّ العٰلمین قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے انسانی پیدائش کا یہ مقصد بیان کیا ہے۔ کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون گویا بندوں کو چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے حقیقی عبد بن جائیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں۔ پس جو شخص اس مقصد کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ گویا اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے۔ اور اگر وہ اس آواز پر جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آتی ہے لبیک نہیں کہتا۔ اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے دین کی خدمت نہیں کرتا اس کی مثال اس شخص کی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بہت جوش سے جہاد کر رہا تھا۔ اور جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ اور حقیقت میں وہ شخص جہنّمی تھا۔ کیونکہ اس کا جہاد اس کے اپنے نفس کے لئے تھا۔ نہ رضائے الٰہی کے حصول کے لئے۔

پس چندے دینا یا کسی اور خدمت دین میں صرف اس لئے حصہ لینا۔ کہ تمہارا نفس اس کی تحریک کرتا ہے۔ صحیح عبودیت نہیں کہلا سکتی۔ صحیح عبودیت وہی ہے۔ کہ جس چیز کا خدا تعالےٰ مطالبہ کرے۔ اسے بلا حیل وحجت پیش کر دیا جائے۔ اور اس لئے کہ وہ مطالبہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور یہ امر کہ جس مطالبہ کے متعلق دل چاہے کہ اسے پورا کیا جائے کسی صورت میں بھی مومنانہ شیوہ نہیں۔ بلکہ ایسے موقعہ پر اس کو شیطانی وسوسہ سمجھ کر کثرت سے دعا کرنی چاہیئے۔

جماعت احمدیہ اس وقت ایسے مشکلات میں سے گذر رہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سے ہر قسم کی قربانی چاہتا ہے۔ اور خواہش رکھتا ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد اپنی تمام طاقتوں کو خلیفۂ وقت کے حوالے کر دے۔ بعض لوگ جن سے اللہ تعالےٰ وقفِ زندگی کا مطالبہ کرتا ہے۔ سرکاری ملازمتوں کی تلاش میں کوشاں نظر آتے ہیں۔ اور وہ اپنی نفسانی خواہش کے ماتحت اس الٰہی مطالبے کو پسِ پشت ڈالتے ہیں۔ اور ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ سے تنخواہ لیکر چندہ دینگے۔ افسوس وہ نہیں سمجھتے۔ کہ اللہ تعالےٰ اُن سے جان کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور وہ چندہ دینے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ جب خدا تعالےٰ جانوں کا مطالبہ کر رہا ہے۔ تو اس وقت محض مالی قربانی پیش کرنا قرین عقل ودانش نہیں۔

پس ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے کہ وہ اپنے مستقبل کو سلسلہ کی خدمت کے لئے پیش کر دے۔ اور کسی چیز کی اپنے نفس کے لئے خواہش نہ کرے اور اس بات کا فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر چھوڑ دے۔ کہ اس سے کس قسم کی خدمت لی جانی ہے۔

اس سے میرا مقصد یہ نہیں۔ کہ گورنمنٹ کی ملازمت بُری چیز ہے۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق کوئی کام کرنا مومنانہ شیوہ ہے۔ خواہ وہ گورنمنٹ کی ملازمت ہو۔ یا کوئی اور بعض لوگ اپنی جانوں کا فکر کرتے ہیں۔ اور بھوک پیاس سے ڈرتے ہیں۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ یہ جان ان کی نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی ہے۔ اس لئے اس کی خدمت کے لئے جان پیش کرنے سے دریغ کرنا کسی صورت میں جائز نہیں۔

پس صحیح بات یہی ہے۔ کہ ہماری جانیں اللہ تعالےٰ کی امانت ہیں۔

ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو کلی طور پر اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں دے دے۔ یہاں تک کہ وہی ہماری تمام ضروریات کو پورا کرنے والا ہو جائے۔ ہم سوئے ہوئے ہوں اور وہ ہمارے لئے جاگے ہم دشمن سے غافل ہوں۔ اور وہ ہماری حفاظت کرے۔ الغرض ہماری معیشت کا وہ خود متکفل ہو جائے۔

نوجوانوں کو چاہئیے۔ کہ وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اور اپنے مستقبل کو سلسلہ کے لئے پیش کر دیں۔ اور اللہ کی راہ میں نکل کھڑے ہوں۔ وہ خود ان کی روزی کے سامان پیدا کریگا اور اللہ تعالےٰ پر توکل کر کے کمر ہمت باندھ لو۔ اور اس وقت تک دم نہ لو جب تک ساری دنیا میں احمدیت کا پرچم نہ لہراتا نظر آئے۔

خاکسار ملک سعید احمد بی اے

ڈیوک آف ونڈسر کو الاؤنس سے محروم کرنیکی کوشش

لیبر اپوزیشن (حزب مخالف) نے فیصلہ کیا ہے کہ جب سول لسٹ دارالعوام میں غور وفکر کیلئے پیش ہو تو ڈیوک آف ونڈسر کیلئے جداگانہ گرانٹ کی مخالفت کی جائے۔

عام طور پر اس فیصلہ کی وجہ سے کوئی شدید مشکل درپیش نہیں ہوگی۔ کیونکہ ملک معظم جن کے ذمہ ڈچیز کا انتظام ہے۔ آمدنی کا ایک حصہ بطور خود ڈیوک آف ونڈسر کو عطا کر سکتے ہیں۔ لیکن حزب مخالف نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ کہ آمدنی کا انتظام ملک معظم کے سپرد نہ رہے۔ بلکہ ایک مقرر گرانٹ کے عوض خزانہ کے سپرد کر دیا جائے۔ چنانچہ اگر ملک معظم ذاتی طور پر ڈیوک آف ونڈسر کو گرانٹ دینا چاہیں تو اسی رقم میں سے دے سکیں گے۔ جس کے متعلق پارلیمنٹ فیصلہ کرے گی۔

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر کیلئے علیحدہ گرانٹ کے متعلق لیبر ارکان کا فیصلہ جس کی تائید لبرل حزب مخالف اور بعض قدامت پسندوں کی طرف سے کی گئی ہے۔ منظور ہو جائے گا۔ اور جب سول لسٹ کے متعلق آل پارٹی کمیٹی کی سفارشات دارالعوام میں پیش ہوں گی۔ ڈیوک آف ونڈسر کا کوئی ذکر نہیں کیا جائے گا۔

کارنوال اور لنکاسٹر کی ڈچز کا مسئلہ اس سے زیادہ واضح ہے۔ اگر لیبر کا خیال تسلیم کر لیا جائے۔ تو اس حالت میں لیبر یا لبرل حزب مخالف کی طرف سے شاہی خاندان کیلئے مجموعی گرانٹ پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔ اس طرح ملک معظم کیلئے یہ ممکن ہوسکے گا کہ ڈیوک آف ونڈسر کے لئے ایک پرائیویٹ گرانٹ مقرر کر دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصہ وصیت میں اضافہ کرنے والے احباب

نمبر شمار	نام موصی	حصہ موجودہ	حصہ موعودہ
۲۸۸	مولوی سکندر علی صاحب بھینی بانگر	۱/۸	۱/۷
۲۸۹	سید عباس صاحب محلہ سیدان شہر پشاور	۱/۱۰	۱/۹
۲۹۰	بابو محمد سالم اکبر صاحب نواب گنج	۱/۱۰	۱/۹
۲۹۱	مولوی غلام احمد صاحب مجاہد	۱۵/۱۰۰	۱/۵
۲۹۲	حکیم سراج دین صاحب لاہور	۱/۱۰	۱/۹
۲۹۳	میاں غلام رسول صاحب چک ہجوانہ	۱/۱۰	۱/۹
۲۹۴	ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب دہلی	۱/۱۰	۱/۹
۲۹۵	ڈاکٹر فیروز الدین صاحب ہوشیارپور	۱/۱۰	۱/۹
۲۹۶	منشی محمد شریف صاحب میانوالی سیالکوٹ	۱/۱۰	۱/۹
۲۹۷	بابو محمد حسین صاحب نیو دہلی	۱/۱۰	۱/۹
۲۹۸	شیخ بشیر احمد صاحب لاہور	۱/۱۰	۱/۹
۲۹۹	راجہ علی محمد صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۰۰	غلام محمد صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۰۱	مستری عبداللطیف صاحب جمرود پشاور	۱/۹	۱/۸
۳۰۲	قاضی عبدالرحمٰن صاحب محرر نظارت اعلیٰ قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۳۰۳	چوہدری مظفر الدین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ	۱/۱۰	۱/۹
۳۰۴	چوہدری عبدالمالک صاحب بی۔اے۔ عالم پور	۱/۱۰	۱/۹
۳۰۵	چوہدری نذیر احمد خان صاحب نیو دہلی	۱/۱۰	۱/۹
۳۰۶	چوہدری محمد شفیع صاحب کوٹ ادو	۱/۱۰	۱/۹
۳۰۷	چوہدری محمد شریف صاحب نیروبی	۱/۱۰	۱/۸
۳۰۸	سیٹھ عثمان یعقوب صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۰۹	میاں کرم الدین صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۱۰	خانصاحب محمد اکرم خان صاحب غوری "	۱/۱۰	۱/۹
۳۱۱	ڈاکٹر عبداللہ صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۱۲	سید محمود اللہ شاہ صاحب "	۱/۱۰	۱/۸
۳۱۳	بابو عبدالواحد صاحب انبالہ	۱/۱۰	۱/۹
۳۱۴	مرزا برکت علی صاحب آبادان ایران	۱/۹	۱/۸
۳۱۵	شیخ حبیب اللہ صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۱۶	بابو محمد رفیق صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۱۷	چوہدری خدا بخش صاحب ادرحماں ضلع سرگودہا	۱/۱۰	۱/۹
۳۱۸	خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب بوگرا بنگال	۱/۱۰	۱/۹
۳۱۹	سردار بشیر احمد صاحب اوورسیر کھاریڑہ	۱/۹	۱/۸
۳۲۰	شیخ محمد عبداللہ صاحب گوڑہ صریح ضلع جالندھر	۱/۱۰	۱/۹
۳۲۱	حکیم میاں فتح الدین صاحب صریح "	۱/۱۰	۱/۹
۳۲۲	منشی علی بخش صاحب " "	۱/۱۰	۱/۹
۳۲۳	بابو محمد امیر خان صاحب فیروزپور شہر	۱/۹	۱/۸
۳۲۴	بابو محمد فاضل صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۲۵	بابو جلال الدین صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۲۶	حافظ علی محمد صاحب فیروزپور شہر	۱/۱۰	۱/۹
۳۲۷	بابو غلام مصطفیٰ صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۲۸	استانی عائشہ بیگم صاحبہ	۱/۱۰	۱/۹
۳۲۹	منشی عبدالکریم صاحب گھلن ضلع جالندھر	۱/۷	۱/۶
۳۳۰	حافظ محمد عبداللہ صاحب " "	۱/۸	۱/۷
۳۳۱	چوہدری محمد علی خان صاحب اشرف بیرم	۱/۱۰	۱/۹
۳۳۲	سید غلام جیلانی شاہ صاحب چک ۱۱۶ جنوبی	۱/۱۰	۱/۹
۳۳۳	میاں احمد الدین صاحب " "	۱/۱۰	۱/۸
۳۳۴	میاں وزیر محمد صاحب رہتاس	۱/۱۰	۱/۹
۳۳۵	میاں علی بخش صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۳۶	میاں محمد ابراہیم صاحب عزیز پور ڈگری	۱/۱۰	۱/۹
۳۳۷	میاں محمد شفیع صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۱/۱۰	۱/۹
۳۳۸	استانی امۃ العزیز عائشہ صاحبہ قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۳۳۹	استانی صفیہ بیگم صاحبہ "	۱/۱۰	۱/۹
۳۴۰	استانی کنیز فاطمہ صاحبہ "	۱/۱۰	۱/۹
۳۴۱	میاں محمد یوسف صاحب مزنگ لاہور	۱/۹	۱/۸
۳۴۲	شیخ فتح محمد صاحب " "	۱/۱۰	۱/۹
۳۴۳	شیخ محمد شفیع صاحب " "	۱/۱۰	۱/۹
۳۴۴	چوہدری عبدالستار صاحب " "	۱/۱۰	۱/۹
۳۴۵	ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب کراچی	۱/۷	۱/۶
۳۴۶	اہلیہ صاحبہ " "	۱/۸	۱/۷
۳۴۷	مولوی محمد نواز صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۴۸	سید محمد حسین شاہ صاحب سمرالہ	۱/۹	۱/۸
۳۴۹	چوہدری محمد یعقوب صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۵۰	میاں بشیر احمد صاحب رنگون	۱/۱۰	۱/۹
۳۵۱	ایم محمد سالم اکبر صاحب صوبہ بنگال	۱/۱۰	۱/۹
۳۵۲	میاں نبی بخش صاحب اجمیر ضلع ہوشیارپور	۱/۱۰	۱/۹
۳۵۳	میر عبداللہ خان صاحب سرائے عالمگیر	۱/۱۰	۱/۹
۳۵۴	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱/۱۰	۱/۹
۳۵۵	میاں خیرالدین صاحب امراؤتی برار سی پی	۱/۱۰	۱/۹
۳۵۶	استانی امۃ اللہ بیگم صاحبہ قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۳۵۷	" زینب بیگم صاحبہ "	۱/۱۰	۱/۹
۳۵۸	" آمنہ بیگم صاحبہ "	۱/۱۰	۱/۹
۳۵۹	" عنایت بیگم صاحبہ "	۱/۱۰	۱/۹
۳۶۰	" حمیدہ بیگم صاحبہ "	۱/۱۰	۱/۹
۳۶۱	" سردار بیگم صاحبہ "	۱/۱۰	۱/۹
۳۶۲	" فاطمہ بیگم صاحبہ	۱/۱۰	۱/۹
۳۶۳	شیر بہادر خان صاحب سرگودہا	۱/۱۰	۱/۹
۳۶۴	مولوی سید بشارت احمد صاحب حیدرآباد دکن	۱/۱۰	۱/۹
۳۶۵	سیٹھ محمد غوث صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۶۶	مولوی حبیب اللہ خان صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۶۷	سید جعفر صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۳۶۸	سیٹھ محمد علی صاحب "	۱/۱۰	۱/۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

243

نمبر	نام		
۳۶۹	امۃ اللہ بشریٰ بیگم صاحبہ	۱/۱۰	۱/۹
۳۷۰	مسماۃ شہزادی بیگم صاحبہ	۱/۱۰	۱/۹
۳۷۱	مسماۃ سلیمہ بیگم صاحبہ	۱/۱۰	۱/۹
۳۷۲	حافظ ملک محمد صاحب	۱/۱۰	۱/۹
۳۷۳	مسماۃ عزیزہ بیگم صاحبہ	۱/۱۰	۱/۹
۳۷۴	شیخ قدرت اللہ صاحب نابھہ سٹیٹ	۱/۱۰	۱/۹
۳۷۵	میاں گلاب خان صاحب سیالکوٹ	۱/۱۰	۱/۸
۳۷۶	سید محمد شاہ صاحب پشاور	۱/۱۰	۱/۹

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

خط و کتابت کے متعلق ضروری اعلان

بعض دوست میرے نام سے خطوط نظارت امور عامہ کے عہدہ کیساتھ وابستہ کر کے بھیجتے ہیں نام سے دفتری خطوط نہیں آنے چاہئیں صرف ناظر امور عامہ کافی ہوتا ہے۔ نام والے خطوط بعض اوقات ناظران کے باہر جانے پر بغیر کھولے پڑے رہتے ہیں۔ اور اس سے جماعت کے کاموں کا حرج ہوتا ہے نام سے منسوب صرف پرائیویٹ خطوط آنے چاہئیں۔

ذوالفقار علی خان ناظر امور عامہ

مستورات کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ سینکڑوں علاج معالجہ کرانیکے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہوں۔ تو وہ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی کی ادویہ استعمال کریں۔ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بیشمار بے اولاد عورتیں انکی ادویہ کے استعمال سے خدا کے فضل سے آج کئی کئی بچوں کی مائیں ہیں۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہوگی محصولڈاک علاوہ ملنے کا پتہ:۔ **شفاخانہ رفاہ نسواں**

قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب۔ قادیان۔ پنجاب۔

سونا دو روپیہ تولہ جرمنی کی ایجاد کیمیکل گولڈ سونیکی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کیساتھ بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچسو روپے کی چوڑیاں بنوا کر ان کے سامنے رکھدو۔ پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار سنار بھی یکایک نہیں کہہ سکتا کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک نازک ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے ہر گھڑی ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ کلائی پر نور برستا ہے۔ کہ سب کی نظر انپر نہ پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ و روپ مثل سونیکے قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں تین روپے تین سٹ پر ایک سٹ انعام محصولڈاک، فرمائش کیساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۔

محمد شفیق اینڈ کو رڑکی یو۔ پی

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونیکے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ **ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان** ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگایا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔ والسلام

تعارف

ہومیوپیتھک علاج کی مقبولیت عام ہے جس نے ایک بار آزمایا۔ دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ کڑوی کسیلی دوا، اور کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بداثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں میٹھی دوا کو شنے چھاننے رگڑنے کی ضرورت نہیں۔ دوا کا بیرونی استعمال کم ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے سینکڑوں مجھ سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ضرورتمند ایک آنہ تحریک جدید میں داخل کریں۔ مفت مشورہ لیں۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی چتوڑ گڈھ میواڑ

جنرل سروس کمپنی قادیان

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید و فروخت کرنا نئی عمارات کی تعمیر کے متعلق مشورہ کرنا یا نگرانی کا بندوبست کرانا پودوں اور باغات وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا۔ اور آب پاشی کیلئے الیکٹرک موٹر اور اپنے نئے یا پرانے مکانات میں بجلی کی فٹنگ کرانا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ منیجر جنرل سروس کمپنی قادیان سے خط و کتابت کریں۔ انتظام تسلی بخش کیا جائے گا۔

مرزا منصور احمد منیجر کمپنی ہذا

شادی ہوگئی مفرح یاقوتی

آپ جو چیز چاہتے ہیں۔ یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی۔ دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک **وہ یہ ہے**

لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے دیکھئے۔ اور لطف زندگی اٹھایئے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ ایک اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سن کر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر موتی کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشئی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور حسن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونیکی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔

پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (ﷲ) ہیں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۱۴ر فروری "سنڈے کرانیکل" کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ گذشتہ دنوں جنرل گورنگ اور سولینی کے درمیان جو مذاکرات رونما ہوئے۔ ان کے نتیجہ کے طور پر جرمنی کو حبشہ کی لوٹ کا ایک چوتھائی حصہ دے دیا گیا ہے۔ چنانچہ سینکڑوں جرمن انجنیئر اور سرمایہ دار حبشہ کے ان علاقوں میں پہنچ گئے ہیں جہاں سونا۔ چاندی۔ پیتل۔ وغیرہ کی کانیں ہیں۔ جرمن انجنیئر وغیرہ ان معدنیات کو نکالیں گے اور ان کا ایک چوتھائی حصہ اپنے ملک میں لیجائیں گے۔

لنڈن ۱۴ر فروری سیاسی حلقوں میں افواہ گرم ہے۔ کہ جرمنی کا وزیر جنگ جنرل گورنگ عنقریب انگلستان آرہا ہے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر بھی شاید اس کے ساتھ ہو۔

لاہور ۱۴ر فروری۔ احرار کے ڈکٹیٹر چوہدری افضل حق کو ہوشیارپور کے مغربی مسلم حلقہ سے رانا نصراللہ خاں صاحب (یونینسٹ) نے پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں شکست فاش دی۔

پشاور ۱۴ر فروری۔ سر عبدالقیوم رکن اگزیکٹو کونسل گورنمنٹ سرحد ہری پور کے حلقہ سے کامیاب ہوگئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سرحد میں وزارت قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔

سیتاپور ۱۴ر فروری۔ سر سیتارام پریذیڈنٹ یوپی کونسل کو کانگرس امیدوار نے شکست دی ہے۔ کانگرس امیدوار کو ۱۶۳۲۶ ووٹ ملے۔ اور سر سیتارام کو ۲۶۰۔ چنانچہ ان کی ضمانت ضبط ہوگئی ہے۔ اس وقت یوپی کونسل کی ۲۴۲ نشستوں کے نتائج شائع ہوئے ہیں مختلف پارٹیوں کی پوزیشن حسب ذیل ہے۔ کانگرس ۷۹ نیشنل اگریکلچرسٹ پارٹی ۵ مسلم لیگ ۲۰۔ انڈی پنڈنٹ مسلمان ۲۰۔ انڈیپنڈنٹ ہندو ۵۔ یورپین ۳

پشاور ۱۴ر فروری۔ صوبہ سرحد کی لیجسلیٹو اسمبلی کی کل ۵۰ نشستوں میں سے اس وقت تک ۳۴ نشستوں کے نتائج شائع ہوئے ہیں۔ اور مختلف جماعتوں کی حیثیت حسب ذیل ہے۔ انڈیپنڈنٹ مسلمان ۱۸۔ کانگرس ۱۷۔ ہندو سکھ نیشنلسٹ پارٹی ۲۔ انڈی پنڈنٹ ہندو ۱

لاہور ۱۴ر فروری۔ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی ۱۷۵ نشستوں میں سے اس وقت تک ۹۶ نشستیں اتحادی پارٹی کے قبضہ میں آئی ہیں۔ دوسری پارٹیوں کا تناسب حسب ذیل ہے۔ کانگرس ۱۵۔ خالصہ نیشنلسٹ پارٹی ۱۲ ہندو الیکشن بورڈ ۱۱ اکالی پارٹی ۱۰۔ احرار ۲ اتحاد ملت ۲ مسلم لیگ ۲ کانگرس نیشنلسٹ ۱ انڈی پنڈنٹ ۲۵

نیویارک ۱۴ر فروری۔ ماڈیسن کاؤنٹی میں موٹر کے ایک کارخانہ کے مزدوروں کی یونین کے ارکان اور غیر ارکان میں شدید فساد ہوگیا جس کے نتیجہ میں ۱۰ اشخاص مجروح ہوگئے۔ چنانچہ اس صورت حالات کے پیش نظر کاؤنٹی مذکور میں مارشل لاء نافذ کردیا گیا ہے۔

انٹونگ (چین) ۱۴ر فروری۔ یہاں ایک تھیئیٹر کو آگ لگنے سے تین اشخاص نذر آتش ہوگئے۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ مرنے والوں کی تعداد ۷۰۰ ہے آگ اداکاروں کے کمرہ میں موم بتی کے ذریعہ لگی۔ تھیئیٹر میں ۱۵۰۰ اشخاص چین کے نئے سال کی خوشی میں کھیل دیکھ رہے تھے۔ آگ کے شعلے بعد میں ۳۰ نواحی مکانات میں بھی پھیل گئے۔

کلکتہ ۱۴ر فروری۔ اخبار "امرت بازار پتر کا" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ کلکتہ کے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ مسٹر ایس کے سنہا جو لارڈ سنہا کے دوسرے لڑکے ہیں۔ سول سروس سے مستعفی ہوکر ٹاٹا آئرن کمپنی کی ملازمت میں جانے والے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انہیں کمپنی مذکور کا ڈپٹی ڈائرکٹر مقرر کیا جائے گا۔ انہیں ۴ ہزار روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ نیز انہیں موجودہ ڈائرکٹر مسٹر اے۔ آر۔ دلال کے ریٹائر ہونے پر کمپنی کا ڈائرکٹر مقرر کیا جائیگا

رانچی ۱۴ر فروری۔ پٹنہ اور رانچی کی کانگرس سے بعد تحقیقات معلوم ہوا ہے۔ کہ بہار اسمبلی کے کانگرسی ارکان وزارت قائم کرنے کے بعد سب سے پہلا کام یہ کریں گے۔ کہ وزراء کی تنخواہوں میں تخفیف کرکے اسے دو سو روپیہ ماہوار کردیا جائے گا۔ بہت سے کانگرسی حلقوں کے ذمہ وار اشخاص کا خیال ہے۔ کہ اگر بہار میں کانگرس پارٹی نے وزارت پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ تو ڈاکٹر محمود وزیر اعظم ہونگے۔

لاہور ۱۴ر فروری۔ پنجاب کے سکھ رہنماؤں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ نئے آئین کے نفاذ پر یکم اپریل کو پنجاب میں ایک عام ہڑتال منائی جائے۔ سکھوں کا یہ فیصلہ اس قدر نئے آئین کے خلاف اظہار ناراضگی کرنے کے لئے نہیں جس قدر فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف نفرت کا اظہار کرنے کے لئے ہے۔

ویلنشیا ۱۴ر فروری۔ ہسپانیہ کے وزیر اعظم نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے ملاغہ کی تسخیر کے لئے اطالیہ اور جرمنی کی مداخلت کو ذمہ وار ٹھیرایا اور کہا۔ کہ یہ جرمن رضاکاروں کی امداد کا نتیجہ ہے۔ کہ میڈرڈ کے محاذ پر باغیوں کو حکومت شکست نہ دے سکی۔ مزید کہا کہ عدم مداخلت کے حامی ممالک کب تک اطالیہ اور جرمنی کی غیر ذمہ دارانہ حرکتوں کو نظر انداز کرتے جائینگے۔

نئی دہلی ۱۴ر فروری معلوم ہوا ہے کہ ہزایکسی لینسی وائسرائے ہند ہندوستان میں تپ دق کے انسداد کی طرف اپنی توجہات مبذول کریں گے چنانچہ عنقریب ان کی طرف سے چندہ کی اپیل جاری کی جائیگی اور فراہم شدہ رقم سے تپ دق کے مریضوں کے علاج کے لئے ہسپتال کھولے جائیں گے۔

امرتسر ۱۴ر فروری۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے سے ۳ روپے ۷ آنے تک۔ گیہوں چیت ۳ روپے ۴ آنے ۳ پائی گیہوں ہاڑ ۳ روپے ۱ آنہ ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۶ آنے تک کپاس ۶ روپے ۱۰ آنے روئی ۱۶ روپے سونا دیسی ۳۶ روپے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ہے۔

امرتسر ۱۴ر فروری۔ سکھوں کے ماہوار جلوس سے نقض امن کے خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے مقامی پولیس نے کل ۳۰ اشخاص کو جن میں ۸ سکھ اور ۱۲ مسلمان ہیں گرفتار کرلیا۔ پولیس ابھی ۱۲۰ اور اشخاص کو گرفتار کرنا چاہتی ہے گذشتہ ماہ جب سکھوں نے اس قسم کا ایک جلوس نکالا تھا۔ تو اس وقت پولیس کی بروقت مداخلت سے فرقہ وارانہ فساد کو روکا گیا تھا۔ گرفتار شدہ اشخاص سے دو دو ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

حیدرآباد (دکن) ۱۴ر فروری کل حیدرآباد دکن میں اعلیٰ حضرت حضور نظام کے جشن سیمین کی تقاریب کا آغاز ہوا۔ علی الصباح اعلیٰ حضرت نماز فجر ادا کرنے کے لئے پبلک گارڈنز مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور ۹ بجے فتح میدان میں آپ نے افواج کا معائنہ فرمایا۔ افواج کی پریڈ ہز ہائی نس پرنس آف برار کمانڈر انچیف کی زیر قیادت ہوئی۔

پراگ ۱۴ر فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عنقریب زیکوسلویکیہ اور جرمنی کے درمیان سرحدات کی ریلوں کے متعلق معاہدہ مرتب ہوجائے گا۔

پٹنہ ۱۳ر فروری۔ مسلم انڈی پنڈنٹ پارٹی کی مجلس عاملہ نے جو بہار اسمبلی کی واحد مسلم جماعت ہے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں اس نے کانگرس پارٹی سے پورے پورے تعاون کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک جلسہ کے دوران میں پارٹی کے صدر نے کہا۔ کہ جہاں تک آزادی کا تعلق ہے۔ یہ پارٹی کانگرس کے مسلک کی حامی ہے۔ لیکن کمیونل ایوارڈ کے متعلق غیر جانبدار رہنے سے اسے اختلاف ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی